تقریر

تقریر بابت الہامات مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

کَشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (الجاثیہ:13)

کہ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کیا اس لئے کہ اُس کے حکم سے اِس میں کَشتیاں چلیں اور اِس کے نتیجہ میں تم اُس کے فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر بجالاؤ۔

ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفینہِ نا شناس!
اِس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار
وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بُردباد

معزز سامعین! آج مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام "کَشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں" پر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے جو 11 مئی 1906ء کو ہوا اور حضور علیہ السلام کے دَور کے دو اور دو اخبار جن کو حضور علیہ السلام نے اپنے دو بازو قرار دیا تھا یعنی بدر اور الحکم کی 17 مئی 1906ء کی اشاعت میں پہلی بار شائع ہوا۔

(تذکرہ صفحہ 527 ایڈیشن 2004ء قادیان)

اس 6 لفظی الہام کے آغاز پر حرفِ "کاف" پر فتحہ یعنی زبر کے ساتھ کَشتیاں ہے جو کَشتی کی جمع ہے۔ جس کے معنی ناؤ، سفینہ، بحری جہاز یا فَیری وغیرہ کے ہیں جو دریاؤں، نہروں یا سمندروں میں مال برداری یا انسانی سفر کے کام آتی ہیں۔ بعض لُغات نے حرفِ "کاف" کے نیچے کسرہ یعنی زیر دے کر کِشتی لکھا ہے اور یوں دونوں طرح استعمال ہوتا ہے تاہم خاکسار آج اپنی تقریر میں زبر کے ساتھ کَشتی کا تلفُّظ استعمال کرے گا اور الہام کا آخری لفظ حرفِ "کاف" پر ضَمہ یعنی پیش کے ساتھ کُشتیاں ہے جو کُشتی کی جمع ہے جس کے معنی فیروز اللغات میں یہ لکھے ہیں کہ زور آزمائی کرنا، دو پہلوانوں کا باہم گتھم گتھا ہونا اور ایک کا دوسرے کو پچھاڑ کر اُسے مغلوب کرنا اور خود غالب آنا۔ جسے ہم اپنی زبان میں کبڈی کا نام بھی دے سکتے ہیں کیونکہ آج کے دور میں یہ کھیل صرف دیہاتوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے اور شہروں اور قصبوں میں معدوم ہو رہا ہے اس لیے اپنی نوجوان نسل کو سمجھانے کے لیے انگریزی لغات میں ریسلنگ (Wressling) کا لفظ درج ہے۔ جبکہ کَشتی کے لیے Boat,Ship درج ہے۔

سامعین! ایک واقفہ نو کے سوال کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "کَشتیاں چلتی ہوں ہیں تا ہوں کُشتیاں" سے کیا مراد ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"مختلف مطلب نکلتے ہیں۔ جنگوں کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے اور حکومتوں کے اُلٹنے کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔ پانی میں بھی جنگیں ہوتی ہیں۔ جنگ عظیم ہوئی تو وہاں بھی کَشتیاں ہوتی ہیں۔ سب میرین چلتی ہیں۔ داؤ پیچ استعمال ہوتے ہیں۔"

اگر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مندرج بالا جواب کے حوالہ سے قرآنِ کریم کو دیکھیں تو پانی اور کَشتی کے حوالہ سے دو انبیاء کا ذکر ذہن میں آتا ہے یعنی حضرت نوح اور حضرت موسیٰ علیہما السلام۔ جہاں تک حضرت نوح علیہ السلام کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کی قوم کا قرآنِ کریم میں 11 سورتوں میں ذکر فرمایا اور اس اہم واقعے کی اہمیت کے پیشِ نظر نوح کے نام سے الگ ایک صورت بھی نازل فرمائی۔ جس میں تفصیل کے ساتھ عذابِ نوح کا ذکر ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے عذابِ الٰہی سے بچنے کے لیے ایک کَشتی تیار کی۔ منکرین آپ کے اس فعل پر آپ کو آتے جاتے دیکھ کر ہنسی، ٹھٹھا، تمسخر اور مذاق کرتے مگر جب موسلا دھار بارش کی وجہ

سے دریاؤں اور سمندر کا پانی بلند ہونا شروع ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام اپنے مومن ساتھیوں کو ساتھ لے کر کَشتی پر سوار ہو کر پُر امن جگہ جُودی پر پہنچے اور منکرین اس پانی میں غرق کر دیے گئے تو ایک طرف رحمتوں کی بارش سے حضرت نوحؑ اور اُس کے ساتھیوں کو بچایا تو دوسری طرف مادی بارش منکرین کی تباہی کا باعث بنی جن میں حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی شامل تھا۔ جس کے متعلق کہا گیا کہ وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔

سامعین! اصل مضمون کی طرف آنے سے قبل پانی پر چلنے والی کَشتی کی دوسری مثال دینی ضروری سمجھتا ہوں۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ) مسندِ خلافت پر متمکّن ہونے سے قبل تحریر فرماتے ہیں کہ

"حضرت موسیٰ کے تعلق میں ہی پانی کے رحمت بننے کی ایک عملی مثال بھی موجود ہے۔ جس پانی نے فرعون اور اس کے لشکر کو بے شمار وسائل کے باوجود مغلوب کر دیا وہ پانی جب رحمت بنا تو ایک دودھ پیتے بچے حضرت موسیٰ کو ایک کمزور لکڑی کے صندوق (کَشتی) میں اپنی لہروں پر بہائے ہوئے خطرے کی جگہ سے امن کے مقام کی طرف لے گیا اور ہلاکت کے بجائے نجات کا موجب بنا۔ اب دیکھ لیجئے کہ بظاہر دونوں واقعات طبعی محرکات کا نتیجہ تھے لیکن وہ بچہ جس نے بعد ازاں بڑے ہو کر نبوت کا دعوی کرنا تھا اور خدا کے عظیم الشان پیغمبر کے طور پر دنیا میں ظاہر ہونا تھا اس کو انتہائی کمزوری ناطاقتی اور کم مائیگی کے باوجود پانی ہلاک کرنے کی قدرت نہیں پا سکا یعنی اس کے عظیم الشان اور دنیاوی لحاظ سے انتہائی طاقتور دشمن کو اپنے قوی مسائل کے باوجود خس و خاشاک کی طرح بہالے جاتا ہے۔"

(حوادثِ طبعی یا عذابِ الٰہی صفحہ 13-14)

سامعین! قرآن میں بیان اِن دو انبیاء کے واقعات سنانے کے بعد مَیں اپنے اصل مُدّعا کی طرف آتے ہوئے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اِس الہام کے ملہم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اِس دَور کا نوح قرار دیا اور آپؑ نے بھی ایک روحانی کَشتی تیار کی اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ سے یہ وعدہ کیا کہ جو بھی آپؑ کی تیار کردہ کَشتی میں سوار ہو گا وہ محفوظ کر دیا جائے گا۔ آپؑ نے "کشتیِ نوح" کے نام سے ایک کتاب تحریر فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے اِنِّیۡ اُحَافِظُ کُلَّ مَنۡ فِی الدَّارِ اِلَّا الَّذِیۡنَ عَلَوۡا مَنِ اسۡتِکۡبَارًا (تذکرہ صفحہ 355) کے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے والوں کی حفاظت کی ضمانت دی ہے۔ اس الہام کا ترجمہ یہ ہے کہ مَیں اُن تمام کی جو الدار میں ہیں حفاظت کروں گا سوائے اُن لوگوں کے جو تکبّر سے بڑے بنتے ہیں۔

اب دیکھیں! اِس الہام میں اُسی فعل کا مضمون بیان ہوا ہے جو اوپر حضرت نوح علیہ السلام کے ایک قصہ میں ہم سن آئے ہیں کہ متکبّر لوگ لَیۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ کا رنگ رکھتے ہوئے اہل میں سے نہیں ہیں۔

سامعین! اِس الہام کی تشریح جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی اور ہم اوپر سُن آئے ہیں۔ اُس میں حضور نے تین امور بیان فرمائے ہیں جیسے

اوّل۔ کَشتیاں جنگوں میں استعمال ہوں۔

دوم۔ حکومتوں کے اُلٹنے کی طرف اشارہ۔

سوم۔ پانی یعنی سمندر کی جنگیں مراد ہیں۔

جہاں تک کَشتیاں جنگوں میں استعمال ہونے کا تعلق ہے اس کو تیسرے نمبر کی تشریح یعنی پانی میں بھی جنگیں ہوتی ہیں وہاں بھی کَشتیاں استعمال ہوتی ہیں سب میرین چلتی ہیں داؤ پیچ استعمال ہوتے ہیں کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو یہ بات مسلّمہ ہے کہ اِس آخری دور میں ہولناک جنگیں ہوں گی جن میں موتا موتی کا عالَم ہو گا اور یہ جنگ زمینی، فضائی اور بحری بھی ہوں گی۔ آج کے دَور میں اِن جنگوں میں کَشتیاں، جنگی بحری جہاز جن کو بحری بیڑے یا جنگی بیڑے کہتے ہیں اِس کثرت سے ہوں گے کہ اِن بیڑوں سے جنگی جہاز پروان بھر کر اپنے مخالفین پر حملہ آور ہوں گے۔ انہی بیڑوں سے میزائل بھی برسائے جائیں گے اور یہ بیڑے حرکت میں لا کر اپنے مدمقابل دشمن ممالک کی حدود کے قریب بھی کیے جائیں گے۔ حیرت ہوتی ہے کہ جنگی طیارے تیز ترین رفتار کے ساتھ ان بیڑوں کی ڈیک یعنی عرشے پر اُترتے ہیں اور وہیں جام ہو جاتے ہیں اور چھوٹے سے عرشے پر بڑی تیزی کے ساتھ پرواز بھی بھر جاتے ہیں جب کہ عام حالات میں ایئرپورٹس پر جہاز لینڈ کرنے یا پرواز کرنے کے لیے ایک ڈیڑھ میل کا سفر بآسانی طے ہوتا ہے۔ اب تو یہ حال ہے کہ جس طرح ممالک کی بَرّی حدود ہیں اُسی طرح اِن کی بحری حدود بھی ہیں۔ جس طرح فضائی حدود عبور کرنے کے لیے متعلقہ ملک سے اجازت لینی پڑتی ہے اِسی طرح بحری حدود کو استعمال کرنے کے لیے پہلے سے اجازت لی جاتی ہے۔ یہی کیفیت آبدوزوں کی ہے جو پانی کے اندر چُھپ کر اپنے مخالفین پر حملہ کرتی ہیں اور دنیا کے بیسیوں ممالک میں جنگیں پانی کی ان حدود کی وجہ سے ہیں کیونکہ پانی کے اندر بھی معدنیات، قیمتی ہیرے جواہرات اور موتیوں کے ذخائر پر قبضہ کرنے کی جنگ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النازعات کے آغاز میں سمندروں میں چلنے والی کَشتیاں اور اُن کے ذریعہ کُشتیوں یعنی بحری جنگوں کا ذکر فرمایا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے سورۃ النازعات کے تعارف میں تحریر فرمایا ہے کہ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا سے تیرنے والیاں مراد ہیں خواہ وہ سمندر کے اندر غرق ہو کر تیریں یا سطحِ سمندر پر اور بسا اوقات آبدوز کشتیاں اپنی فتح کے بعد سطحِ سمندر پر اُبھر آتی ہیں۔

(ترجمۃ القران صفحہ 1123)

پھر سورۃ التکویر کے تعارف میں حضور رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ پہاڑوں کی طرح بڑے بڑے سمندری جہاز بھی اور فضائی جہاز بھی سفر اور بار برداری کے لیے استعمال ہوں گے... پھر غالباً سمندری لڑائیوں کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ جب کثرت سے سمندروں میں جہاز رانی ہو گی۔

(ترجمۃ القران صفحہ 1134)

سامعین! اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمن آیت 35 میں بیان فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اسی کی (صنعت) وہ کشتیاں ہیں جو سمندر میں پہاڑوں کی طرح بلند کی جائیں گی۔

پھر سمندر میں کشتیاں چلنے کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجاثیہ آیت 13 میں کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخّر کیا اس لئے کہ اس کے حکم سے اس میں کشتیاں چلیں اور اس کے نتیجہ میں تم اس کے فضل تلاش کرو اور تا کہ تم شکر بجالاؤ۔

الغرض اِس الہام میں یہ نشاندہی کی گئی ہے کہ آج کے دور میں یہ کشتیاں، بحری بیڑے کُشتیوں اور مُٹھ بھیڑ کے لیے استعمال ہوں گی۔ جو ایٹمی جنگ کا بھی اور ریڈیائی لہروں کا بھی باعث بنیں گیں اور انہی کے ذریعہ بڑی طاقتیں بمباری کر کے میزائل کے ذریعے اور ان سے پرواز بھرنے والے جنگی طیاروں کے ذریعہ حکومتوں کے تختے بھی الٹنے کا باعث بنے گیں اور ماضی قریب میں ایسا بھی ہوتا رہا ہے۔

سامعین! دنیا کا جغرافیہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ زمین کا 70 فیصد سے زیادہ حصہ پانی پر مشتمل ہے اور دنیا کی آبادیوں اور مُلکوں میں سے چند ہی ایسے مُلک ہوں گے جن کو سمندر نہیں لگتا۔ اب اگر اختصار کے ساتھ پانی کی جنگوں کا احاطہ کریں تو جنگ عظیم اوّل و دوم اور اِن کے پیشِ خیمہ کے طور پر پانی پر جو جنگیں لڑی گئیں اور اُن پر حضرت مسیح موعودؑ کے الہام نمبر 1۔ "کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کُشتیاں" اور نمبر 2۔ "لنگر اُٹھا دو" بڑی شان کے ساتھ پورے ہوئے اُن کا ذکر ضروری ہے۔ 1904ء میں جاپان نے اپنی فوجیں کوریا کی ایک بندر گاہ پر اُتاری تو روس مقابل پر آیا تو جاپان نے اِن کے بحری بیڑے کو تباہ کر دیا اور چین کو بھی نقصان ہوا۔ اور یوں حضرت مسیح موعودؑ کا الہام "کوریا خطرناک حالت میں۔ مشرقی طاقت" بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا اور کوریا نے تو نقصان اُٹھایا ہی مگر جاپان ایک مشرقی طاقت بن کر اُبھرا۔ جنگِ عظیم اوّل میں برطانیہ اور جاپان کے بحری بیڑوں نے جرمنی کی نو آبادیاں اور جرمنی کی بندر گاہوں کی مؤثر ناکہ بندی کر دی اور ضروری درآمدات بُری طرح مُتاثر ہوئیں اور اِن بندشوں کی وجہ سے بہت اقتصادی نقصان ہوا۔ اِس کے مقابل پر جرمنی کی آبدوزوں نے حملے شروع کر دئے۔ اُدھر امریکہ بھی جنگ میں اُمڈ آیا اور بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس جنگ کا مرکز بنے جس کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کا الہام "لنگر اُٹھا دو" پورا کرتے ہوئے برطانیہ، جاپان، امریکہ، جرمنی، فرانس نے اپنے اپنے بحری بیڑوں کے لنگر اُٹھا دئے اور تمام سمندروں میں کُشتیوں یعنی لڑائیوں کے لئے کشتیاں چلنے لگیں جس میں افریقہ کے سمندر بھی استعمال ہوئے اور جرمنی نے جب صلح کا ہاتھ بڑھایا تو مخالف فوجوں نے معاہدے میں یہ شرط رکھ دی کہ جرمنی اپنا سارا جنگی ساز و سامان ہمارے حوالے کرے تو جرمنی نے اپنے ہی جنگی فضائی طیاروں کی مدد سے اپنا ہی بحری بیڑہ تباہ کر کے پانی میں ڈبو دیا۔ جنگِ عظیم دوم میں بھی سمندری جنگوں اور اِس کے ذریعہ تباہیوں کا نقشہ جنگِ عظیم اوّل سے کوئی مختلف نہ تھا۔ اِس دوران سلطنتِ عثمانیہ نے بھی جنگوں کے لئے پانی کا سہارا لیا۔ ترکی، عراق، ایران، لیبیا اور شام کے ساحلی علاقے بحری بیڑوں کی آماجگاہ بن کر جنگوں کے لئے استعمال ہونے لگے۔ اب تو یہ کہا جانے لگا ہے کہ اگلی جنگ پانی کے لئے جنگ ہو گی۔ تیسری جنگِ عظیم کی ہولناک متوقع تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے ہمارے امامِ ہُمام حضرت خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے متعدد بار دعاؤں کی طرف توجہ دلائی ہے اور حال ہی میں مؤرخہ 22 نومبر 2024ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"اس وقت میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ یورپ میں بھی حالات بڑی تیزی سے جنگ کی طرف جا رہے ہیں۔ یوکرین اور روس کی جنگ پھیلنے کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ دھمکیاں مل رہی ہیں یورپ کے باقی ملکوں کو بھی۔ اکثر جو ہیں عقل رکھنے والے اور امن پسند لوگ لیڈر اس بارے میں پریشان بھی ہیں۔ بہر حال دعا کریں اللہ تعالیٰ احمدیوں اور امن پسند لوگوں کو جنگ کے بد اثرات سے محفوظ رکھے اور یہ لوگ ایسے ہتھیار استعمال نہ کریں جنگ میں جن کے استعمال سے آئندہ نسلیں متاثر ہوتی ہیں۔ مسلمان ممالک کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی عقل اور سمجھ دے اور وہ لوگ بھی حق پہچاننے کی اللہ ان کو حق پہچاننے کی توفیق دے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس عذاب سے محفوظ رکھے اور ہم امید رکھیں گے کہ اس الہام کا جو مقصد ہے کہ لوگ راہ راست پر آئیں اور امام مہدی کو مانیں جلد پورا ہو گا۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ آمین

کوئی کَشتی اب بچا سکتی نہیں اِس سَیل سے
حیلے سب جاتے رہے اِک حضرتِ توّاب ہے

(کمپوزڈ بائی: عطیۃ العلیم۔ ہالینڈ)